سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی مایہ ناز عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

انسان العیون

سیرۃ حلبیہ

اردو

ہو بہو

مع اضافات

۱

جلد اول

نصف اول

مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 2631861

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مئی ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : ۶۶۴ صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿...... ملنے کے پتے ......﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے اپنا یہ تمام واقعہ آنحضرت ﷺ کو سنایا تو آپ سے عرض کیا کہ عموریہ بستی کے راہب زاذان نے مجھ سے (اپنے آخر وقت میں) یہ کہا تھا۔

سلمان فارسیؓ کی عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات...... "تم شام کے علاقے میں فلاں فلاح مقام پر جاؤ وہاں دو جھاڑیوں کے درمیان ایک شخص رہتا ہے اور ہر سال جب وہ اس جھاڑی سے نکل کر دوسری میں جاتا ہے تو بیمار اور روگی آدمی اس کو (اپنے واسطے دعا کرانے کے لئے) گھیر لیتے ہیں۔ وہ ان میں سے جس شخص کے لئے بھی دعا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شفاء اور صحت عطا فرما دیتا ہے۔ تم اس کے پاس جا کر اس سے اس دین کے متعلق معلوم کرو وہ تمہیں بتلائے گا"۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں وہاں سے روانہ ہوا اور اسی جگہ پہنچ گیا جو زاذان نے بتلائی تھی۔ وہاں میں نے دیکھا کہ بہت لوگ اپنے بیماروں کو لئے ہوئے اس جگہ جمع ہیں (اور اس شخص کا انتظار کر رہے ہیں) آخر وہ اسی رات میں ایک جھاڑی سے دوسری جھاڑی میں جانے کے لئے باہر آیا۔ لوگ فوراً ہی اپنے بیماروں کو لئے ہوئے اس کے چاروں طرف جمع ہو گئے (میں نے دیکھا کہ) وہ جس بیمار کے لئے بھی دعا مانگتا اللہ تعالیٰ اس کو شفا عطا فرما دیتا۔ لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے میں اس تک نہیں پہنچ پا رہا تھا یہاں تک کہ وہ اس جھاڑی تک پہنچ گیا جس میں اسے جانا تھا۔ وہ اس میں داخل ہو رہا تھا لیکن اس کا ایک مونڈھا اس وقت باہر تھا کہ میں نے اس کو ہی پکڑ لیا۔ اس نے فوراً پوچھا کون ہے؟ اور میری طرف گھوما میں نے فوراً ہی اس سے کہا۔

"خدا آپ پر رحمت فرمائے۔ مجھے ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیفیت کے متعلق بتلایئے (کہ وہ دین کہاں ملے گا)"؟

اس نے جواب دیا۔

"تم ایک ایسی چیز کے متعلق پوچھ رہے ہو جس کے بارے میں اس زمانے میں کوئی شخص سوال نہیں کرتا۔

اس نبی کا زمانہ تمہارے قریب آ چکا ہے جو اس دین کو لے کر ظاہر ہونے والا ہے اور جو حرم والوں میں سے ہوگا اور وہی تمہیں اس دین پر چلائے گا"۔

اس کے بعد وہ شخص اندر چلا گیا۔"

یہ واقعہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"اگر تم نے مجھ سے یہ سچا واقعہ بتلایا ہے تو بے شک تم عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام سے ملے ہو"۔

عیسیٰ علیہ السلام ایک بار زمین پر آ چکے ہیں...... علامہ سہیلی نے اس حدیث کو مقطوع[1] لکھا ہے اور اس میں ایک راوی مجہول یعنی ایسا ہے جس کا حال معلوم نہیں ہے کہا جاتا ہے وہ مجہول شخص جس کا نام ابن عمارہ ہے جو تمام محدثین کے نزدیک ضعیف اور کمزور ہے لیکن اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو اس کے متن یعنی مضمون

---

[1] سند کے اعتبار سے حدیث مقطوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند کا سلسلہ کسی تابعی پر جا کر ختم ہو رہا ہے یعنی تابعی نے اس کو نقل کیا لیکن اس کے بعد اس طرح بیان نہ ہو کہ اس (تابعی) نے فلاں (صحابی) سے اور اس (صحابی) نے آنحضرت ﷺ سے بیان کیا۔

میں کوئی نکارت یعنی کمزوری نہیں ہے۔ (یعنی اس حدیث کے مضمون میں عیسٰی علیہ السلام سے سلمان فارسی کی ملاقات کا جو ذکر ہوا ہے یہ بات اور مضمون اپنی جگہ کمزور نہیں ہے کیونکہ عیسٰی علیہ السلام کے دنیا سے اٹھائے جانے کے بعد آخیر زمانے میں اپنے متعینہ وقت پر دنیا میں دوبارہ آنے کے علاوہ بھی ایک بار اور دنیا میں آنے کے متعلق ایک روایت ملتی ہے کہ ایک بار وہ زمین پر آچکے ہیں۔ چنانچہ علامہ طبری نے لکھا ہے۔

"مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد ایک بار زمین پر آبھی چکے ہیں (جس کا واقعہ اس طرح ہے کہ) ان کی والدہ حضرت مریم کے ساتھ ایک دوسری عورت تھی۔ یہ عورت وہ تھی جو پہلے دیوانی تھی اور حضرت مسیح علیہ السلام نے اس عورت کو اس جنون سے اچھا کر دیا تھا (کیونکہ مسیح علیہ السلام کا یہ معجزہ تھا کہ ان کے ہاتھ پھیر دینے سے اللہ تعالٰی بیماروں کو صحت عطا فرما دیتا تھا۔ غرض ان کے آسمان پر اٹھالئے جانے کے بعد ایک بار ان کی والدہ حضرت مریم علیہما السلام اور وہ دوسری عورت دونوں اس جگہ کے قریب جہاں حضرت مسیح کے لئے پھانسی تیار کی گئی تھی کھڑی ہوئی رو رہی تھیں مسیح علیہ السلام آسمان سے اتر کر ان کے پاس آئے اور ان سے باتیں کیں۔ عیسٰی علیہ السلام نے ان سے پوچھا"

"تم کس بات پر رو رہی ہو"؟

انہوں نے کہا کہ تمہارے اوپر رو رہے ہیں۔ مسیح علیہ السلام نے جواب میں بتلایا۔

"مجھے نہ قتل کیا گیا اور نہ ہی پھانسی دی گئی بلکہ اللہ تعالٰی نے مجھے اوپر اٹھالیا ہے اور مجھے اعزاز عطا فرمایا ہے"۔

پھر حضرت مسیحؑ نے ان دونوں کو بتلایا کہ اللہ تعالٰی نے اس شخص کی شکل بالکل مجھ جیسی بنادی تھی جس کو پھانسی دی گئی (جبکہ اس نے خود مجھے آسمان پر اٹھالیا)۔

اس کے بعد عیسٰی علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے پاس پیغام بھجوایا۔ (ی) انہوں نے اپنی والدہ اور اس عورت سے فرمایا۔

"حواریوں کو میری خبر پہنچادو اور کہہ دو کہ آج رات وہ مجھ سے فلاں جگہ پر آکر ملیں"۔

چنانچہ تمام حواری اسی جگہ پر رات میں آکر جمع ہوگئے اچانک انہوں نے دیکھا کہ وہ پہاڑ جس پر مسیح علیہ السلام اترے ان کے اترنے کی وجہ سے جگمگا اٹھا۔ اس کے بعد عیسٰی علیہ السلام نے حواریوں کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو ان کے دین کی تبلیغ کریں اور انہیں اللہ تعالٰی کی عبادت کی طرف بلائیں۔ اس کے بعد عیسٰی علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو مختلف قوموں اور امتوں کی تبلیغ کے لئے متعین کیا"۔

(عیسٰی علیہ السلام کے زمین پر ایک بار آنے کا یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ) جب ایک مرتبہ ان کا آنا ممکن ہے تو کئی بار آنا بھی ممکن ہے۔ لیکن ہم اس وقت تک یہ بات نہیں جانتے کہ وہ حقیقت میں عیسٰی علیہ السلام ہی تھے جب تک کہ وہ کھلے طور پر دنیا میں واپس نہیں آجائیں گے۔ جبکہ یہاں آکر وہ صلیب یعنی پھانسی کے نشان کو توڑیں گے اور خنزیر کو ہلاک کریں گے جیسا کہ صحیح بخاری میں آیا ہے۔ یہاں تک طبری کا کلام ہے۔

<u>عیسٰی علیہ السلام کے دنیا میں قیام کی مدت</u>......ایک روایت ہے کہ جب عیسٰی علیہ السلام اس دنیا میں واپس آئیں گے تو وہ یمن کے قبیلہ جلام کی ایک عورت سے نکاح کریں گے ان سے ان کے دو بیٹے ہوں گے جن میں سے ایک کا نام محمد رکھیں گے اور دوسرے کا موسیٰ رکھیں گے اور وہ دنیا میں آکر چالیس سال زندہ رہیں گے۔

ایک قول ہے کہ پینتالیس سال اور ایک قول کے مطابق سات سال زندہ رہیں گے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے۔ نیز ایک قول کے مطابق آٹھ سال۔ ایک قول کے مطابق نو سال اور ایک قول کے مطابق پانچ سال زندہ رہیں گے۔

(ان تمام روایتوں میں کافی اختلاف اور فرق ہے کہ چالیس اور پینتالیس سال سے لے کر نو اور پانچ سال تک کے قول ہیں۔ اس فرق اور اختلاف کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام روایتوں میں موافقت پیدا کی جائے جس سے ایک تخمینی مراد سامنے آسکے۔ چنانچہ اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ) مسیح علیہ السلام کے چالیس یا پینتالیس سال زندہ رہنے اور سات سال (نیز آٹھ یا نو یا پانچ سال) زندہ رہنے کی روایتوں میں اس طرح موافقت پیدا کی جاتی ہے کہ پہلے دونوں اقوال یعنی چالیس سال یا پینتالیس سال زندہ رہنے سے تو ان کا اس دنیا میں کل قیام مراد ہے جس میں آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے اور دوبارہ دنیا میں آکر رہنے کی دونوں مدتیں مراد ہیں۔ اب جن روایتوں میں صرف سات یا آٹھ یا نو یا پانچ سال کا ذکر ہے ان سے مراد وہ زمانہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ زمین پر اتارے جانے کے بعد اپنی وفات تک گزاریں گے (گویا اب مطلب یہ ہو گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے وقت سے وفات کے وقت تک زمین پر رہنے کی کل مدت یا عمر چالیس سال یا پینتالیس سال ہو گی۔ لیکن دوبارہ زمین پر آنے کے بعد وہ جتنے عرصے زندہ رہیں گے اس کی کل مدت سات یا آٹھ یا نو یا پانچ سال ہو گی۔ واللہ اعلم بالصواب)۔

عیسیٰ علیہ السلام کہاں دفن ہوں گے...... وفات کے بعد مسیح علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس میں دفن کیا جائے گا۔ (قال) ایک قول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حجرۂ مبارکہ میں (ی) آپ کے مزار مبارک کے پاس دفن کیا جائے گا۔ ایک قول یہ ہے کہ بیت المقدس میں دفن کیا جائے گا۔

(ی) ایک قول یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو خاص رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک میں ہی آپ کے ساتھ دفن کیا جائے گا۔ اس قول کی تائید ایک روایت سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا)۔

"وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے اور (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ ایک ہی قبر سے ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان میں اٹھیں گے"۔

اقول۔ مؤلف کہتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام جس طرح کہ خنزیر کو ہلاک کریں گے اسی طرح دجّال کو بھی ہلاک کریں گے چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدی...... عیسیٰ علیہ السلام ایک عادل اور بے حد انصاف کرنے والے حکمراں کی حیثیت سے اتریں گے وہ ہماری شریعت کے مطابق فیصلے کیا کریں گے اور دجال کو ہلاک کریں گے۔ وہ صبح کی نماز کے وقت آسمان سے اتریں گے اور حضرت مہدی کے پیچھے فجر کی نماز پڑھیں گے اس وقت حضرت مہدی ان کو دیکھ کر پہلے (ان سے نماز پڑھانے کے لئے) کہیں گے کہ :۔

"اے روح اللہ! آپ آگے آیئے"!

عیسیٰ علیہ السلام ان سے کہیں گے۔

"آپ ہی آگے رہیئے اس لئے کہ آپ کے واسطے تکبیر کہی جا چکی ہے"۔

ایک روایت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فجر کی نماز کے وقت اس وقت اتریں گے جبکہ حضرت مہدی

نماز شروع کرا چکے ہوں گے مگر جب حضرت مہدی کو عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہو جانے کی خبر ہو گی تو وہ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کر دیں۔ مگر اسی وقت حضرت مسیح علیہ السلام حضرت مہدی کی کمر پر دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ہاتھ رکھ کر انہیں روکتے ہوئے کہیں گے۔

"آپ ہی آگے رہئے"۔

(اور خود بھی ان کے پیچھے ہی نماز کی نیت باندھ لیں گے) نماز سے فارغ ہونے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اپنے ہتھیار اٹھا کر دجّال کی تلاش میں روانہ ہو جائیں گے اور اس کو حرم کے مشرقی دروازے کے قریب قتل کریں گے۔

ایک روایت ہے کہ حضرت مہدی بھی مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہی جائیں گے اور دجّال کو قتل کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔

حضرت مہدی کے آباء واجداد...... حدیث میں آتا ہے کہ حضرت مہدی آنحضرت ﷺ کے خاندان سے حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے۔ ایک روایت ہے کہ حضرت حسینؓ کی اور ایک روایت کے مطابق حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ اسی طرح ایک روایت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان کی والدہ اُمّ فضل ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزریں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا۔

"تم ایک لڑکے سے حاملہ ہو جب یہ بچہ تمہارے یہاں پیدا ہو جائے تو اسے میرے پاس لے کر آنا"۔

اُمّ فضل یعنی آنحضرت ﷺ کی چچی کہتی ہیں کہ میرے یہاں بچہ پیدا ہو گیا تو میں نے اس کو آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے اس کے داہنے کان میں اذان کہی اور بائیں کان میں تکبیر کہی اور پھر اپنا کچھ لعاب دہن اس کو چٹایا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔

جاؤ۔ بڑے بڑے خلفاء یعنی بادشاہوں کے اس باپ کو لے جاؤ"۔

(چنانچہ آپ کی پیشین گوئی کے مطابق خلافت عباسیہ کے تمام بادشاہ جیسے خلیفہ ہارون رشید و مامون اور بہت سے دوسرے خلیفہ ان ہی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی اولاد میں سے ہوئے)۔

(غرض اس کے بعد اُمّ فضل کہتی ہیں کہ پھر میں نے اپنے شوہر حضرت عباسؓ کو یہ واقعہ بتلایا۔ حضرت عباسؓ یہ سن کر فوراً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس واقعہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"یہ وہی ہے جس کے متعلق میں نے وہ بات کہی ہے۔ یہ بڑے بڑے خلفاء اور بادشاہوں کا باپ ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سفاح بھی ہوگا۔ یہاں تک کہ ان میں مہدی بھی ہوگا۔ (ی) یعنی خلیفہ مہدی جو خلیفہ ہارون رشید کا باپ ہے"۔

(اس روایت میں ایک جملہ اور ہے اور اسی کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت مہدی حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ وہ جملہ یہ ہے کہ:)

"یہاں تک کہ ان میں (یعنی اس بچے کی اولاد میں) وہ بھی ہوں گے جو حضرت عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ نماز پڑھیں گے (ی) اب ظاہر ہے کہ وہ حضرت مہدی ہی ہوں گے جو کہ اخیر زمانے میں ظاہر ہوں گے۔

ان کا نام محمد ابن عبداللہ ہوگا۔ اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک دن بھی باقی رہ جائے۔ اور ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ۔ اگر دنیا کی عمر میں صرف ایک رات بھی باقی رہ جائے (اور اس وقت تک حضرت مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو) تو بھی اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا بڑھادے گا کہ وہ ظاہر ہوں (یعنی قیامت کے قائم ہونے سے پہلے ان کا ظہور اتنا یقینی ہے کہ اس میں شک نہیں کیا جاسکتا)۔

ظہور مہدی کی علامت...... حضرت مہدی کا ظہور اس حیرت ناک واقعہ کے بعد ہوگا جو یہ ہے کہ رمضان شریف کی پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا اور پھر پندرہ دن بعد اسی مہینے کی چودھویں رات میں سورج گرہن ہوگا۔ کیونکہ یہ ایک ایسا حیرت ناک واقعہ ہوگا کہ اس جیسا واقعہ زمین و آسمان کے وجود میں آنے کے وقت سے آج تک نہیں ہوا۔

ان کی عمر (ظہور کے وقت) بیس سال ہوگی۔ ایک قول ہے کہ چالیس سال ہوگی۔ ان کا چہرہ روشن ستارے کی طرح ہوگا اور ان کے دائیں گال پر ایک سیاہ رنگ کا تل ہوگا۔ ان ہی کے زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم زمین پر واپس آئیں گے۔

جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے کہ مہدی کوئی نہیں ہیں سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے۔ تو اس روایت سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوتا کیونکہ اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ کامل اور معصوم مہدی اس وقت تک نہیں ہو سکتے جب تک کہ عیسیٰ علیہ السلام نہ ہوں۔ کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ

"وہ امت ہر گز ہلاک نہیں کی جائے گی جس کی ابتدا میں ہوں اور انتہا عیسیٰ ابن مریم ہیں اور جس کا وسط اور بیچ میرے خاندان کے فرد مہدی ہیں"۔

سیار گان ثریا اور عباسی خلفاء کی تعداد...... حضرت عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا" دیکھو۔ کیا تم آسمان میں کچھ دیکھ رہے ہو؟"

میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔ میں نے عرض کیا۔ ثریا یعنی چند مخصوص ستاروں کے اس جھرمٹ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا:۔

"تمہاری اولاد میں اتنے ہی لوگ جتنی تعداد ثریا کے ستاروں کی ہے اس امت کے بادشاہ بنیں گے"۔

(ی) ماہروں کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ثریا ستاروں کی نظر آنے والی تعداد کتنی ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ سات ستارے ہیں اور بعض نو ستارے بتلاتے ہیں۔ ان دونوں باتوں کو اس طرح ایک جگہ جمع کیا جاسکتا ہے کہ یہ سات ستاروں کی تعداد تو وہ ہے جو عام طور پر اور کمزور نظر والوں کو بھی دکھائی دیتی ہے اور نو ستاروں کی تعداد ایسی ہے جو صرف تیز نظر والوں کو نظر آتی ہے۔

مگر جہاں تک رسول اللہ ﷺ کا تعلق ہے تو کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ ثریا کے جھرمٹ میں گیارہ ستارے تک دیکھ سکتے تھے۔ اور ایک قول میں ہے کہ بارہ ستارے تک دیکھتے تھے۔ ان دونوں روایتوں میں ہم نے اس طرح موافقت پیدا کی ہے کہ گیارہ ستارے تو آپ ﷺ کو اس وقت ہی نظر آجاتے تھے جب آپ اس جھرمٹ پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالتے تھے اور جب غور سے دیکھتے تھے تو آپ بارہ ستارے تک دیکھ سکتے تھے (یعنی جو بہت مدھم ستارہ ہوتا ہے اس کو بھی آپ ذرا سا نظر پر زور ڈالنے کے بعد دیکھ لیتے تھے)۔

اب اس پچھلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ بنی عباس کے خلفاء کی تعداد بارہ ہونی چاہئے لیکن حضرت